بنگال میں اسلام

لطف الرحمٰن فاروقی

بنگال جغرافیائی اعتبار سے جس طرح برصغیر جنوبی ایشیا کا حصہ ہے اسی طرح تاریخی، دینی، روحانی، علمی اور سیاسی اعتبار سے بھی ملت اسلامیہ سے الگ نہیں۔ اس لئے اسلام ہی بنگال کی شناخت ہے۔

بنگال میں اسلام کی تاریخ :- جنوبی ایشیا میں واقع خلیج بنگال کے ساحل پر بنگال وہ محفوظ علاقہ ہے جہاں قدیم زمانے سے بحری جہاز لنگر انداز ہوتے تھے۔ چنانچہ بنگال کے ساحلی علاقوں کے ساتھ عرب تاجروں کا تعلق اسلام کی آمد سے پہلے ہی قائم تھا۔ آبادی کے اعتبار سے بنگلہ دیش دنیائے اسلام کی تیسری بڑی مسلم ریاست ہے۔ مگر جغرافیائی اعتبار سے بنگلہ دیش کے مشرق و شمال اور مغرب یعنی تین طرف دور دور تک غیر مسلم آبادی کی کثرت ہے جبکہ جنوب میں وسیع وعریض سمندر ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست سے دور الگ تھلگ ایک آبادی میں کس طرح اسلام کی روشنی پہنچی؟ جس دور میں بنگال کے بدھ مذہب کے پیروکاروں کو ہندو برہموں نے اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رکھا تھا، اسی زمانے میں بنگال کے ساحلی علاقوں میں اسلام کا عطا کردہ اخوت، مساوات، احترام انسانیت کا پیغام عام ہو رہا تھا۔ یہاں عرب سوداگران اپنے سامان تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کا ابدی پیغام بھی پہنچاتے رہے۔ ان سوداگروں کے ساتھ صوفیاء، درویش اور علماء و مشائخ بھی بنگال پہنچنا شروع ہوئے۔ ان کے بے داغ اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر طبقاتی نظام سے بیزار بنگال کے لوگوں نے آزادی کی راہ دیکھی۔ چنانچہ یہاں مسلم حکومت قائم ہونے سے پہلے ہی مختلف علاقوں میں مسلم آبادیاں قائم ہو گئی تھیں۔

بنگال کے خاص مزاج کے پیش نظر ان پرستاران اسلام نے مقامی آبادی میں اپنے آپ کو ضم کر لیا۔ ہندوؤں کے طبقاتی نظام کے مقابلے میں انسانی مساوات و اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان بزرگوں نے مقامی آبادی میں اپنا کوئی امتیاز باقی نہیں رکھا۔ یہاں تک کہ وہ ظالم حکمرانوں کے سامنے سینہ تان کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور اس راہ عزیمت پر چلتے ہوئے جام شہادت بھی نوش کر لیتے تھے۔

بنگال میں اسلام کا علم بلند کرنے والے ان شیدائیوں کے کوئی خاص مادی آثار بنگال میں موجود نہیں کیونکہ اسلام کی سادگی صرف ان کی اپنی زندگی تک ہی میں محدود نہیں تھی بلکہ ان کے پیروکار اور شاگردوں کے ذہن و قلب بھی ان تعلیمات سے مالا مال تھے۔ چنانچہ ان کی قبروں کے اوپر کوئی خاص عمارت تعمیر نہیں ہوئی۔ مگر ان کی زندگی کی سادگی، مساوات اور ان کی خالص اسلامی تعلیمات نے یہاں کے فکر و فن کو بہت متاثر کیا۔ مشہور محقق ڈاکٹر حسن زمان کے مطابق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے سے یہاں اسلامی مبلغین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان مبلغین میں سے چند ایک کے نام بھی انہوں نے تحریر کئے ہیں۔ ان میں حضرت مامون، حضرت مہیمن، حضرت ابو طالب اور حضرت حامد الدین کے نام قابل ذکر ہیں۔[۱] اولین دور کے مبلغین اسلام مقامی لوگوں کی زبان میں ہی ان کو اسلام کی طرف بلاتے تھے کیونکہ ان سے پہلے ہندو برہمن مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ ان کی زبان سے بھی نفرت کا رویہ رکھتے تھے، جس سے آپس میں فاصلے اور زیادہ ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ مسلم مبلغین نے بالغ نظری سے کام لیتے ہوئے عوام ہی کی زبان میں تبلیغ کا کام کیا۔ اس لئے کہ شاید ان کو تبلیغ کی حکمت کے سلسلے میں رب کائنات کا یہ ارشاد معلوم تھا:

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم[۲]

''ہم نے اپنا پیغام دینے کے لئے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے''۔

بنگال میں اشاعت اسلام کے اولین دور سے تیرہویں صدی کے آغاز تک یعنی جب سے مسلمانوں نے یہاں سیاسی فتح حاصل کی تب سے یہاں کی معاشرتی زندگی میں ایک خاموش انقلاب جاری رہا۔ اس انقلاب میں اس دور اول کے مخلص مبلغین کا کردار بہت اہم رہا۔ قدامت پسند اور ظالمانہ طبقاتی نظام کے علم بردار ہندو برہمنوں کے خلاف عوام میں شدید نفرت پائی جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ

تیرہویں صدی کے آغاز میں جب محمد بن بختیار خلجی صرف سترہ جانثار شہسواروں کے ہمراہ بنگال کے دارالحکومت لکھنوتی پر حملہ آور ہوئے تو یہاں کے عوام کی اکثریت نے ان کا ساتھ دیا اور ظالم حکمرانوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ فاتحین کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔ مظلومیت اور ظالمانہ نظام کے علمبردار حکمران سے نفرت کا ہی نتیجہ تھا کہ ان فاتحین کے آگے سے راستہ خالی کر دینے کے علاوہ اس کے لئے کوئی چارہ نہ رہا۔

بنگال میں اشاعت اسلام کی تاریخ کتنی پرانی ہے؟ اس بارے میں حال ہی میں دو ایسے شواہد دریافت ہوئے ہیں جن سے مصدقہ طور پر اشاعت اسلام کی تاریخ دوسری صدی ہجری تک جا پہنچتی ہے۔

۱۹۳۶ء میں پہاڑپور کے مقام پر جو عربی سکہ دریافت ہوا تھا، اس میں خلیفہ ہارون الرشید (۱۷۰ھ - ۱۹۳ھ) کا نام کندہ ہے۔ سکہ جاری ہونے کا سال ۱۷۲ ہجری ہے جو المحمودیہ ٹکسال میں تیار کردہ ہے۔ اس سکہ کے یہاں آنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاید اس کے قریب ترین زمانے میں کوئی عرب سیاح یا تاجر یہ سکہ یہاں لایا ہوگا جس سے بنگال میں اشاعت اسلام کے آغاز کی تاریخ آٹھویں یا نویں صدی سمجھی جاتی ہے۔ غالباً اسی زمانے میں عرب تجار یہاں پر سامان تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کا ابدی پیغام بھی پرچار کرتے رہے اور انہی کے ذریعہ چاٹگام کے علاقہ میں ایک چھوٹی سی حکومت (Principality) بھی قائم تھی۔ چاٹگام میں سلطان بایزید بسطامی (م۔ ۸۷۴ء) بگڑا کے مہاستان گڑھ میں میر سید سلطان محمود ماہی سوار (م۔ ۱۰۴۷ء) مومن شاہی مدنپور کے شاہ محمد سلطان رومی (م۔ ۱۰۵۳ء) ڈھاکہ کے علاقہ میں بابا آدم شہید (م۔ ۱۱۱۹ء) اور شاہ نعمت اللہ بت شکن، پبنا کے شاہ دولہ شہید، وہ تاریخی بزرگان دین ہیں جو اس علاقہ کے عوام کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں۔[۳] حال میں دیناج پور کے گڑگرام کے مقام پر ایک قدیم مسجد کا کتبہ دریافت ہوا ہے۔ یہ کتبہ ۷ انچ لمبا، ۱۸ انچ چوڑا اور ۲ انچ موٹا ہے جس پر عربی اور فارسی عبارت میں کل سات سطور کندہ ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس مقام پر ۱۲۳ھ میں بھی مسلم آبادی موجود تھی، ورنہ مسلمانوں سے خالی آبادی میں مسجد کی تعمیر کا کوئی جواز نہیں۔ چنانچہ یہ بات قرین قیاس ہے کہ برصغیر جنوبی ایشیاء کے دیگر علاقوں کے ساتھ ساتھ بنگال میں بھی اولین دور میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ کتبہ میں کندہ فارسی عبارت یوں ہے:

" بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت عجلوا بالتوبہ قبل الموت ۔ درعہد شاہ بیدار بخت بدمندہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ شیخ محمد ظریف خلف شیخ بدھا ابن شیخ لدھا پنجابی غفر اللہ سنہ ۱۲۳ ھجری سنۂ احد جلوس بفضل خداوند قادر لطیف بنایافت مسجد ظریف شد راست از لطف پرودگار سنہ ۳ سال ۔ جد پور بالا ھزار کدائی دار ھاتف گلشن غیب ۔ شد تاریخ عبر ماخانہ لاریب ۔"[۴]

اس عبارت سے حسب ذیل نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ (۱) مذکورہ مسجد جود پور اور بالا ہزار کے گاؤں میں واقع تھی 'جو آج کل پورا اور "بالا پاڑا" کے نام سے مشہور ہیں۔ جود پور مشہور ریلوے اسٹیشن میں تبدیل ہو چکا ہے۔ (۲) یہ مسجد بنگال میں تعمیر شدہ اولین مسجد ہے۔ (۳) قرین قیاس ہے کہ مسلمانوں کے فتح بنگال سے پہلے سے اس علاقے میں عرب تجار و سیاح نے اپنے لئے مستقل یا عارضی قیام گاہیں تعمیر کی ہوں گی۔ (۴) شاہ بیدار بخت کے دور اقتدار میں انہی کے حکم سے یہ مسجد تعمیر ہوئی۔ (۵) شیخ محمد ظریف جو شیخ بدھا کا چھوٹا بھائی ہے اس کے ہاتھ سے یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اور یہ دونوں بھائی پنجاب کے رہنے والے شیخ لدھا کی اولاد ہیں۔ (۶) پنجاب کے صاحب ہنر اس دور بنگال میں جایا کرتے تھے۔

بنگال میں مسلم حکومتیں:- اختیار الدین محمد بن بختیار خلجی کے فتح بنگال سے بنگال میں نئے دور کا آغاز ہوا۔ ۱۲۰۶ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کے پیروکار فاتحانہ قدم آگے بڑھاتے رہے اور اگلی ایک صدی میں تمام بنگال مسلمانوں کے زیر تسلط آ گیا۔ سلطان رکن الدین کیقوس (۱۲۹۱ء۔۱۳۰۰ء) کے زمانہ اقتدار میں مشرقی بنگال فتح ہوا۔ سلطان شمس الدین اور سکندر غازی نے فیروز شاہ (۱۳۰۰ء۔۱۳۲۲) کے زمانے میں حضرت شاہ جلال کے کہنے پر نصیر الدین اور سکندر غازی نے سلہٹ فتح کیا۔ اس دور میں جالیہ مومن شاہی مسلمانوں نے فتح کیا۔ فخر الدین مبارک شاہ (۱۳۰۷ء۔۱۳۴۹ء) نے چاٹگام 'سلطان جلال الدین محمد شاہ (۱۴۱۵ء۔۱۴۳۲ء) نے فرید پور 'سلطان نصیر الدین محمود (۱۴۳۷ء ۱۴۵۹) نے کھلنا' جیسور اور سلطان رکن الدین باربک شاہ (۱۴۵۹ء۔۱۴۷۴ء) نے باقر گنج کا علاقہ فتح کیا۔ اس طرح پورا بنگال مسلمانوں کے زیر حکومت آ

گیا۔ ۱۷۵۷ء کی جنگ پلاسی کی شکست تک پانچ سو چون سال تک کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کی حکومت قائم رہی اور ایک سو ایک یا اس سے کچھ زائد مسلم حکمران بنگال میں حکومت کرتے رہے۔ ۱۷۷۳ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قائم ہونے اور وارن ہیسٹنگز کے گورنر بننے تک مسلمانوں کی حکومت قائم تھی۔[۵] اس زمانے میں بنگال مختلف حکمران خاندان کے تحت رہا، جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

۱۲۰۳ء سے ۱۲۲۷ء تک خلجی خاندان کے زیر حکومت، ۱۲۲۷ء سے ۱۳۴۱ء تک سلطنت دہلی کے تحت، ۱۳۴۲ء سے ۱۴۱۳ء تک الیاس شاہی خاندان کے زیر حکومت، ۱۴۱۴ء سے ۱۴۴۱ء تک کا نیش جلال الدین کے زیر حکومت، ۱۴۴۲ء سے ۱۴۸۶ء تک دوبارہ الیاس شاہی خاندان کے زیر حکومت، ۱۴۸۶ء سے ۱۴۹۳ء تک حبشی حکمرانوں کے زیر اقتدار، ۱۴۹۳ء سے ۱۵۳۸ء تک حسین شاہی حکمرانوں کے زیر حکومت، ۱۵۳۸ء سے ۱۵۶۴ء تک شیر شاہ سوری خاندان کے زیر حکومت، ۱۵۶۴ء سے ۱۵۷۶ء تک قرانی خاندان کے زیر حکومت اور ۱۵۷۶ء سے ۱۷۵۷ء تک یعنی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ بنگال کی آزادی سلب ہونے تک سلطنت مغلیہ کے زیر اقتدار رہا۔[۶]

اسلامی معاشرہ کی تشکیل:- تیرہویں صدی کے آغاز سے چودھویں صدی کے وسط تک یعنی ڈیڑھ صدی بنگال میں مسلم حکومت کے استحکام کا زمانہ تھا۔ اس ڈیڑھ صدی میں بنگال میں اسلام کی عام اشاعت ہوتی رہی۔ اس دور میں بکثرت صوفیہ و درویش، غازی اور بہت سے علماء و فضلاء بنگال میں آنے شروع ہوئے۔ انہوں نے ہندوؤں کے تہذیب و تمدن کے مراکز اور دارالحکومتوں میں اپنے آستانے قائم کئے۔ حکومت کے زیر سایہ ان صوفیہ اور علماء و فضلاء نے اسلام کی اشاعت جاری رکھی۔ ان مخلص مبلغین کی کوششوں سے اسلام تیزی کے ساتھ مقامی آبادی میں مقبول ہوتا چلا گیا۔ اسلامی قوانین کا نفاذ اور اسلامی علوم کی تعلیم کے لئے دینی مدارس کا قیام اس دور کی خصوصیات ہیں۔

۱۲۰۱ء میں بنگال میں مسلم حکومت کے قیام سے یہ فائدہ ہوا کہ عرب تاجروں اور مبلغوں کو تبلیغی سرگرمیوں کے لئے حکومت کی سرپرستی میسر آئی جس سے علاقہ میں ایک اسلامی ماحول بنتا گیا۔

مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی یہاں کے نظام تعلیم، مذہبی معاملات اور معاشرتی رویے میں انقلابی تبدیلی آئی جس سے ایک ہمہ گیر اسلامی ماحول قائم ہوا جو یہاں کی معاشرتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوا۔ مقامی آبادی جو برہمنوں کی ریشہ دوانی، ذات پات اور اونچ نیچ کی تفریق سے تنگ تھی، مسلمانوں کے معاشرتی مساوات، سماجی انصاف اور اقتصادی ہمواری کے طرز عمل سے متاثر ہوکر اسلامی دعوت کی طرف متوجہ ہوئی۔

بختیار خلجی نے بنگال فتح کیا تو ساتھ ہی وہ خود اور ان کے بعد آنے والے مسلم سلاطین، بنگال کے اہم مقامات پر مساجد تعمیر کرتے گئے جہاں با قاعدہ جمعہ کی نماز ہوتی تھی اور خطبوں میں اسلامی احکام اور تعلیمات پر زور دیا جاتا تھا جس سے اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مدد ملی۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ دینی مدارس قائم کر کے اسلامی علوم وفنون کی ترویج واشاعت کا اہتمام کیا۔ صوفی درویشوں کے لئے خانقاہیں اور درس گاہیں قائم کر کے تبلیغ اسلام کا راستہ ہموار کیا۔ بختیار خلجی کے انتقال کے بعد ان کے پیرو نے جگہ جگہ مساجد کی تعمیر جاری رکھی۔ طلبہ اور علماء کو وظائف دیئے جس سے بنگال میں اشاعت اسلام کی راہ ہموار ہوتی گئی۔

مبلغین کی آمد:۔ مسلمانوں کے ہاتھوں بنگال فتح ہونے سے پہلے ہی چاٹگام، ضلع مومن شاہی کے مدن پور، ضلع بگڑا کے مہاستھان، مالدھا کے پنڈوا اور دیوکوٹ اور ضلع بردھوان کے منگل کوٹ وغیرہ تبلیغ واشاعت کے مراکز بن چکے تھے۔ جو بزرگان دین اس دور میں اشاعت اسلام کی غرض سے بنگال تشریف لائے ان میں حسب ذیل حضرات کے نام قابل ذکر ہیں:

حضرت شاہ سلطان بلخی ماہی سوار (آمد ۱۰۴۷ء) جو پہلے ڈھاکہ ضلع کے ہری رام پور اور بعد میں ضلع بگڑا کے مہاستان یا مستان گڑھ میں، شاہ محمد سلطان رومی (آمد ۱۰۵۳ء) ضلع مومن شاہی کے نیترا کونا کے علاقہ میں، بابا آدم شہید (م۔ ۱۱۱۹ء) ضلع ڈھاکہ کے بکرم پور کے علاقہ میں، مخدوم شاہ دولہ شہید (م۔۱۲۴۰ء) ضلع پبنا کے شازادپور میں، جلال الدین تبریزی (م۔ ۱۲۲۵ء) لکشمنوتی اور پنڈوا کے علاقے میں، حضرت شاہ نعمت اللہ بت شکن، ڈھاکہ کے علاقے میں، حضرت شاہ محمود غزنوی (آمد ۱۲۰۲ء) مغربی بنگال کے بردھوان ضلع کے علاقے میں، حضرت شاہ مخدوم روپوش (۱۱۸۴ء) راجشاہی کے علاقے میں اور حضرت بایزید بسطامیؒ (م۔ ۸۷۴ء) چاٹگام کے

علاقے میں تبلیغ دین کیلئے آنے کی خبر لوگوں میں مشہور ہے۔ یہ سلسلہ مسلمانوں کے فتح بنگال کے بعد مزید تیز ہوا۔ جن بزرگوں کی کوششوں سے بنگال اسلام کے نور سے منور ہوا، ان میں حسب ذیل بزرگان دین تاریخی حیثیت کے حامل ہیں:

حضرت شاہ ترکمان شہید (متوفی اندازاً تیرہویں صدی کے آخر) آپ شمالی بنگال کے ضلع بگڑا کو مرکز بنا کر اشاعت اسلام میں سرگرم رہے، مولانا تقی الدین عربی (آمد تیرھویں صدی کے آغاز میں) راج شاہی کے علاقے، شیخ شرف الدین ابو توامہ (م۔۷۰۰ھ) آپ سونار گاؤں کو مرکز بنا کر اسلامی تعلیمات اور تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے، شیخ شرف الدین یحیٰی منیری (م۔۱۲۹۱ء) آپ بنگال کے دارالحکومت سنار گاؤں میں، شاہ عبداللہ کرمانی (آمد تیرھویں صدی کے آغاز میں) آپ نے بیر بھوم کے علاقے میں امین خان لوھانی (آمد تیرھویں صدی کے آغاز) آپ مدنی پور کے علاقے میں، حضرت شاہ صوفی شہید (آمد ۱۲۹۰ء) آپ سات گاؤں یا سپت گرام کے علاقے میں، الوغ اعظم ظفر خان غازی (م۔۱۳۱۳ء) آپ لکھنوتی اور سات گاوں کے علاقے میں، پیر بدرالدین (چودھویں صدی کے آغاز) آپ دیناج پور کے علاقے میں، سید عباس علی مکی اور ان کی ہمشیرہ روشن آراء (آمد ۱۳۲۴ء) جنوبی بنگال خاص طور پر چوبیس پرگنہ اور کھلنا کے علاقے میں، شاہ بدرالدین علامہ عرف بدر پیر (۱۳۴۰ء) چاٹگام کے علاقے میں، کنتال پیر (۱۳۴۰ء) چاٹگام میں، شاہ جلال مجرد (م۔۱۳۴۶ء) سلہٹ کے علاقے میں، شاہ کمال (آمد ۱۳۸۵ء) مومن شاہی کے گارو علاقے میں، سید احمد کلا شہید (آمد ۱۳۰۳ء) برہمن باڑیا کے علاقے میں، شریف شاہ (آمد اندازاً ۱۳۲۴ء) کلکتہ کے جنوب مشرقی شہر کیننگ کے علاقہ میں، بڑا خان غازی (۱۳۱۳ء) تسری بنی کے علاقے میں، سید نصیرالدین شاہ نیک مردان (آمد تیرھویں صدی کے آخر میں) دیناج پور کے علاقے میں، سید رضا بیابانی (م۔۱۳۵۳ء) گوڑے کے علاقے میں، مولانا عطاء (اندازاً ۱۳۰۰ء۔۱۳۵۰ء) دیناج پور کے علاقے میں، شیخ اخی سراج الدین (م۔۱۳۵۷ء۔۱۳۵۰ء) گوڑا اور پنڈوا کے علاقے میں، شاہ مالک یمنی (اندازاً ۱۳۴۶ء) ڈھاکہ کے علاقے میں، سید حافظ مولانا احمد تنوری عرف میران شاہ (اندازاً ۱۳۶۴ء) نوا کھالی کے کنچن پور کے علاقہ میں، شاہ بختیار میسور (اندازاً ۱۳۴۶ء) رنگ پور اور پنڈوا کے علاقے میں،

راستی شاہ (۱۳۵۰ء۔ ۱۳۸۸ء) شاہ راستی کمیلا کے علاقے میں، شاہ محمد بغدادی (اندازاً ۱۳۴۶ء) شاہ تلی کمیلا کے علاقے میں، شاہ انور قلی حلوی (م۔ ۱۳۵۷ء) ھگی کے علاقہ میں، سید العارفین (چودھویں صدی کے آخر) پٹوا کھالی کے علاقے میں، شاہ لنگر (آمد اندازاً چودھویں صدی کے آخر) ڈھاکہ کے علاقہ میں، شاہ محسن اولیاء (م۔ ۱۳۹۷ء) چاٹگام کے علاقے میں، شاہ علی الدین علی الحق (م۔ ۱۳۹۸ء) پنڈوا اور سنار گاؤں کے علاقے میں، نور قطب عالم (م۔۱۴۱۶ء) پنڈوا کے علاقے میں، شاہ اسماعیل غازی (شہادت ۱۴ شعبان ۸۷۸ھ بمطابق ۱۴۷۴ء) رنگپور کے علاقے میں، خان جہاں (م۔ ۱۴۵۸ء) کھلنا کے علاقے میں، بنگال میں اسلام کا چراغ روشن کرتے رہے۔

اس دور میں مختلف علاقوں کے مسلمان مختلف مقاصد کے حصول کے لئے بنگال کی طرف آنا شروع ہوئے۔ کوئی تجارت و سیاحت کے لئے، کوئی سرکاری ملازمت کے لئے، اپنے وطن سے ہجرت کر کے، کوئی روحانی پیشواؤں کے پیروکاروں کی فوج میں شامل ہونے کی غرض سے بنگال میں داخل ہوئے مگر ان میں سے بہت کم لوگ اپنی ہم نسل شریک حیات کے ساتھ یہاں پہنچے۔ چنانچہ انھوں نے فطری تقاضے کے مطابق مقامی لوگوں سے شادی کر کے مستقل سکونت اختیار کی۔ اس طرح ان کے اسلامی طور طریقہ اور اعلیٰ اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر مقامی لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے گئے۔[8]

اس وقت موجودہ بنگلہ دیش آبادی کے اعتبار سے دنیا کی نویں بڑی ریاست ہے۔ جبکہ انڈونیشیا اور پاکستان کے بعد یہ تیسرا بڑا مسلم ملک ہے۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق یہاں ۸۸.۳ فیصد مسلمان ہیں اور بھارت کے مغربی بنگال میں ۱۲۰،۵۷۸۳۲ مسلمان جبکہ تری پورہ کی کل آبادی میں سے ۱۹۶۴۹۵ اور آسام میں ۶۲،۷۳۲۰۴ مسلمان ہیں[9] جو مبلغین اسلام اور مسلم حکمرانوں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ پروفیسر عبدالغفور اتیھاشیر پریھاپوٹے بنگلہ دیش (بنگلہ دیش تاریخ کے تناظر میں) ڈھاکہ ' اسلامک فاؤنڈیشن پتریکا' بشو مسلم شکھا (عالم اسلام نمبر)۔ تیرھواں سال' چوتھا شمارہ' اپریل۔ جون ۱۹۸۴ء ' ۷۴۴ ۔ ۹۴۸

۲۔ القرآن الکریم' ۱۴:۴

۳۔ ڈاکٹر محمد انعام الحق 'مسلم بنگلہ شاھتو (مسلم بنگلہ ادب) ڈھاکہ 'پاکستان پبلی کیشنز' اشاعت نمبر سوم' ۱۹۶۸ء' ۶۔

۴۔ مہراب علی' ھجر ی ایکٹی شیالیپی (۱۲۳ھجری کا ایک مسلم کتبہ) ڈھاکہ' اسلامک فاؤنڈیشن پتریکا' اپریل۔جون ۱۹۸۰ء ' ۸۵

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام الحق 'حوالہ سابقہ' ۱۵۔ ۲۳

۶۔ عباس علی خان' بنگلار مسلمانیر اتیھاش (تاریخ مسلمانان بنگال) ڈھاکہ 'بنگلہ دیش اسلامک سنٹر' اول ایڈیشن' ۱۹۹۴ء ' ۲۴

۷۔ عبدالمنان طالب 'بنگلہ دیشے اسلام (بنگلہ دیش میں اسلام)' ڈھاکہ ' بنگلہ دیش اسلامک سنٹر ۱۹۸۰ء ' ۶۴۔۱۲۶

۸۔ ڈاکٹر محمد انعام الحق ' حوالہ سابقہ ' ۲۳۔۲۴

۹۔ Barry Turner, The Statesman's Year Book.1998-99, London.LanJa cabs: 135th Edition.1999. 212, 216, 690.

Institute's Publications

1.	*Political Parties in Pakistan, 1947-1971*, (3 vols.), Dr. M. Rafique Afzal	Rs. Rs. Rs.	90/- 250/- 250/-
2.	*The Case for Pakistan*, Dr. M. Yusuf Abbasi	Rs.	260/-
3.	*London Muslim League (1908-1928): A Historical Study*, Dr. M. Yusuf Abbasi	Rs.	260/-
4.	*Making of Pakistan: The Military Perspectives*, Dr. Noor-ul-Haq	Rs.	150/-
5.	*The Frontier Policy of Delhi Sultans*, Dr. Agha Hussain Hamadani	Rs.	150/-
6.	*Newsletters in the Orient*, Dr. Abdus Salam Khurshid	Rs.	120/-
7.	*Quaid-i-Azam and Education*, Dr. S.M. Zaman (ed.)	Rs.	200/-
8.	*Islam in South Asia*, Dr. Waheed-uz-Zaman and Dr. M. Saleem Akhtar (eds.)	Rs.	450/-
9.	*Exporting Communism to India: Why Moscow Failed?* Dushka H. Sayid	Rs.	150/-
10.	*Multan: History and Architecture*, Dr. Ahmed Nabi Khan	Rs.	160/-
11.	*Pakistani Culture: A Profile*, Dr. M. Yusuf Abbasi	Rs.	300/-
12.	*Muslim Ummah and Iqbal*, Dr. (Brig) Muhammad Ashraf Chaudhry	Rs.	250/-
13.	*Pakistan: A Religio-Political Study*, Dr. Shaukat Ali	Rs.	350/-
14.	*Islam and Democracy in Pakistan*, Dr. M. Aslam Sayid	Rs.	200/-
15.	*History of Sind (British Period 1843-1936)* Vol. I, Dr. Laiq Ali Zardari	Rs.	200/-
16.	*Modern Muslim India in British Periodical Literature (1843-1936)* Vol. I, Dr. K.K. Aziz	Rs.	480/-
17.	*Jamiyyat Ulama-i-Pakistan, 1948-79*, Mujeeb Ahmad	Rs.	150/-
18.	*Perspectives on Kashmir*, Dr. (Miss) K.F. Yusuf (ed.)	Rs.	350/-
19.	*Separation of Sind from Bombay Presidency*, (2 vols.) Dr. Hamida Khuhro	Rs.	120- 250/-
20.	*History of the Northern Areas of Pakistan*, Dr. A.H. Dani	Rs.	350/-
21.	*The Punjab Muslim Students Federation, 1937-47*, Dr. Sarfaraz Hussain Mirza	Rs.	250/-
22.	*N.W.F.P. Administration under British Rule, 1901-1919*, Dr. Lal Baha	Rs.	75/-
23.	*Thatta: Islamic Architecture*, Dr. A.H. Dani	Rs.	240/-